رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

شانِ عثمانِ غنی

30-August-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اِعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: اے محمد! مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ جو آپ پر دُرُود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (مسندِ احمد، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۶۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اہلِ خیر و صلاح (بہترین لوگوں میں سے) ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم (یعنی ان کی شان میں گستاخی کرنا گمراہی اور جہنم کا حقدار ہونا) ہے (کیوں) کہ (ان سے بُغض رکھنا در حقیقت) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بُغض ہے۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ (بہار شریعت، ۲۵۴/۱) ان نُفوسِ قدسیہ

کی فضیلت و مدح (تعریف)، ان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اخلاق اور حُسنِ ایمان کے تذکروں سے کتابیں مالا مال ہیں اور انہیں دنیا ہی میں مغفرت، انعاماتِ اخروی اور باری تعالیٰ کی رضا و خُوشنودی کا مُژدہ سُنایا گیا۔ چنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 100 میں ارشاد ہوتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ   تَرجَمۂ کنزالعرفان: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں

18 ذُوالحج صحابۂ کرام میں سے ایک عظیم ہستی خلیفۂ سوم، حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کا دن ہے، آج ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان میں ہم انہی کی شان و عظمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے! آپ کے فضائل کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

بے مثال واقعہ:

مَنْقُول ہے، اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب اور اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی کام میں مشغول تھے کہ نمازِ عَصر کا وَقْت ہوگیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آگے بڑھ کر اِمامت کرانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: آپ اس کے مجھ سے زِیادہ حَق دار ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو مُقدَّم فرمایا اور آپ کی تعریف کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے سُنا: "عُثمان کتنا اچھا اِنسان ہے، میرا داماد ہے اور میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ کریم نے اس میں میرا نُور اِکٹھا کر دیا ہے۔" حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:اللہ پاک نے عُمر کے ذریعے اِسلام کو مکمل فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ:عُثمان سے فِرِشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ:اللہ پاک نے عُمر کے ذَرِیعے دِین کی تکمیل فرمائی اور مُسلمانوں کو عزت بخشی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ:عُثمان قرآنِ پاک کو جَمع کرے گا اور یہ ربِّ کریم کا محبوب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا کہ:عُمر کتنا اچھا اِنسان ہے، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے، اُن کے لئے اس وَقْت کھانا لاتا ہے جب لوگ عالَمِ خواب میں ہوتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ:اللہ پاک نے جَیْشُ الْعُسْرَہ (یعنی غزوۂ تبُوک کا لشکر) تیار کرنے والے عُثمان کی مغفرت فرما دی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دُعا فرماتے سُنا کہ:یااللہ پاک!عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عطا فرما! اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کا نام فارُوق رکھا اور اللہ کریم نے آپ کے ذَرِیعے حق و باطل کے دَرمِیان فَرق کیا۔اس واقعہ کی خبر جب حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دونوں کے لئے دُعا فرمائی اور ایک دوسرے سے حُسنِ اَدَب کے ساتھ پیش آنے پر ان کی

تعریف فرمائی۔ (الروض الفائق، ص:۳۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آپس میں مَحَبَّت واُلفت اورایک دوسرے کااِحترام کرنے کا مُقَدَّس جذبہ معلوم ہوا وہیں سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظم اور سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عظمت و شان بھی واضح ہو گئی۔ مزید اس سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کے مَقام و مرتبے کا اِحترام کرتے ہیں، توہمیں تو ان کی عظمت و شوکت کو خوب خوب بیان کرنا چاہیے اور نہ صِرف خُود اِن کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بٹھائے رکھیں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کا اَدَب سکھائیں۔ اس کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے واقعات سُنائیں، ان کی سِیرت و کِردار کے بارے میں بتائیں اوران کے طریقے پر چلنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے 695 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں** (جلد اوّل)" شائع کرنے کی سَعادت حاصل کی ہے، اس کتاب میں 97 صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُخْتَصر حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پُھول بھی جابجا اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے ہم اپنے بزرگوں کی سیرت و کردار سے واقِف ہو کر ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بڑی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" کا مطالعہ فرمائیں، اسی طرح صحابہ کی سیرت کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس کا نام "**خلفائے راشدین**"۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین کے درجے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہمارے آقا ومولیٰ، تاجدارِ اَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَصحاب میں بھی سب سے اَفضل مقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین کا ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین میں سب سے اَفضل خُلَفائے راشِدین (یعنی اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین) ہیں۔(ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَسب کی اَفضلیّت:

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ عظیم سَعادت حاصل ہے کہ آپ کا نَسب پانچویں پُشت میں حضرت سَیِّدُنا عبدِ مَناف پر جاکر سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسبِ مُبارک سے جاملتا ہے۔اس طرح اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نَسب سب سے کم یعنی فقط پانچ (5) واسطوں سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسب سے جاملتا ہے۔(ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵ ماخوذاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اور کُنیت:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اِسمِ گرامی زَمانۂ جاہِلیّت (اسلام لانے سے پہلے) اور زمانۂ اسلام دونوں میں "عُثمان" ہی رہا۔(ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵) زمانۂ جاہِلیّت میں (اسلام لانے سے پہلے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "اَبُوعَمْرو" تھی، بعد میں جب اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی

لَختِ جگر حضرت سَیّدَتُنا رُقیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح ہوا، ان سے ایک شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو اُن کے نام سے کُنیَت "اَبُوعبداللہ" رکھ لی۔ پھر آپ کے ایک اور بیٹے حضرت سَیِّدُنا عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو ان کے نام سے کُنیَت "اَبُو عَمرو" رکھ لی، دونوں مشہور ہیں لیکن "ابُو عَمرو" زِیادہ مشہور ہے۔ (طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۳۹، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

دَورِ جاہِلیّت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصاف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہِلیّت میں بھی اپنی قوم کے شریف اور عزّت دار لوگوں میں شُمار کیے جاتے تھے۔ طبیعت کا جمال، آپ کے جَلال پر غالب تھا، یہی وجہ ہے کہ نِہایت ہی شیریں کلام فرماتے تھے، بہت ہی شفیق و مہربان تھے۔ جاہ و حشمت (شان و شوکت) کے مالک، نہایت ہی مالدار مگر شَرم وحیا کے پیکر تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ تمام صِفاتِ رَذِیلہ (بُری صِفات) سے پاک تھی، بلکہ جاہِلیّت کے دور میں بھی آپ ایسی باکمال صِفات سے مُتَّصِف تھے کہ خُود قُریش کے لوگ بھی آپ سے بے پناہ مَحبّت کیا کرتے تھے۔ چُنانچہ، قُریش کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحبّت اتنی مشہور تھی کہ ضَربُ المَثل بن گئی اور مائیں جب رات کو اپنے بچوں کو سُلاتیں تو اُنہیں اپنا پیار جتاتے ہوئے یُوں کہتیں: "**اُحِبُّكَ وَالرَّحْمٰنُ حُبَّ قُرَيْشٍ عُثْمَانَ**۔ یعنی میں اور میرا ربّ کریم تجھ سے مَحبّت کرتے ہیں، جیسے قُریش (سیِّدُنا) عُثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے مَحبّت کرتے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۵۱، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سراپائے اَقدس:

اَمِیْرُالمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت خُوبصورت حُلیے کے مالک اورانتہائی خُوبرو اِنسان تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قد مُبارَک نہ بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا بلکہ مُتوَسِّط تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چہرہ نِہایت ہی حَسِین و جمیل، رنگ سُرخی مائل گورا (یعنی گُلابی) تھا۔ دونوں رُخسار بڑے بڑے، کان لمبے، مبارک دانت نہایت ہی خُوبصورت، سینہ مُبارَک چوڑا، دونوں کندھوں کے دَرمیان فاصلہ ہونے کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلیاں مضبوط اور دِیدہ زیب، جبکہ بازو مُبارک قَدرے لمبے تھے۔ سَر اَقدَس پر گھنگھریالی زُلفیں نہایت ہی گھنی اور کانوں کے نیچے تک تھیں۔ اَمِیْرُالمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اَمِیْرُالمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی داڑھی کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی بھی گھنی تھی۔ جِلد باریک لیکن سنہری بالوں سے پُر تھی، اس قدر حُسن و جمال اور خُوبصورتی کے مالک ہونے کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شرم وحیا کے پیکر تھے۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۴۲، الاصابۃ، عثمان بن عفان، ج۴، ص۳۷۷، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنتہائی مالدار ہونے کے باوُجود قیمتی لباس پہننے کے بجائے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لباس کی پَیروی کیا کرتے تھے اور عشق و مَحبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ظاہری حُلیہ بھی پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کا آئینہ دار ہو۔ چُنانچہ

لباس میں بھی اِتِّباعِ سُنَّت:

حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوا کرتا اور اس کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرمایا کرتے کہ "ھٰکَذَا کَانَتْ اِزْرَۃُ صَاحِبِیْ یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند بھی اسی طرح (یعنی نصف

پنڈلی تک) ہوتا تھا۔" (الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی صفۃ ازار۔۔۔ الخ، ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنَّتِ رسول پر عمل کا جذبہ مرحبا! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لباس پہننے میں بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی فرمایا کرتے۔ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابِق لباس، سر پر زُلفیں اور عمامہ شریف، چہرے پر شریعت کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی، آنکھوں میں سُرمہ، سر میں تیل لگا کر سُنَّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا چاہیے اور فیشن والے تنگ و چُست لباس پہننے سے نہ صِرف خُود بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی شَفقت و مَحبَّت سے سمجھاتے ہوئے سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند اَلقابات اور ان کی وُجوہات سُنتے ہیں۔

پہلا لقب، ذُوالنُّورَین:

اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک مشہور و معروف لقب "**ذُوالنُّورَیْن** یعنی دو نُور والا" بھی ہے۔ اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّورَین" کہا جاتا ہے۔ (تھذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثۃ، ج ۱، ص ۳۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسرالقب، جامِعُ القرآن:

آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کا ایک لقب "جامعُ القُرآن" بھی ہے۔ اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد میں اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے سے مُتَفرِّق مَقامات سے قرآنِ پاک کے تمام صحائِف جَمْع کر لیے تھے، مگر اس میں تین(3) کام باقی تھے، جَمْع کیے گئے صحائف کو ایک مُصحف میں نَقْل کرنا، پھر اس ایک مُصحف کے مُختلِف نُسخے اسلامی مَمالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجۂ قُریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ پاک نے اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جَمْع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مُطابِق تامّ وکامِل (مکمل) ہوا، اس لیے اَمیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "جامِعُ القرآن" کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص ۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص۴۱۹، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا لقب، مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لَقَب "مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ" بھی ہے، جس کا معنٰی ہے تنگی والے لشکر کی مالی مُعاونت کرنے والا۔ جنگِ تَبوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَیْشُ الْعُسْرَۃ کہا جاتا ہے کیونکہ غزوۂ تبوک نہایت ہی دُشوار مقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیشِ عُسرت" (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر مُتَعلِّقہ سامان سَمیت سو(100)

اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ توحضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں تمام سامان سَمیت دوسو (200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دوجہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً اِرشاد فرمایا توحضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔ اسی لیے آپ کو ”مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ“ یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاونت کرنے والا کہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ج۵، ص ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کچھ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جَذبات میں آکر چندہ دینے کیلئے نام لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جائیے! محبوبِ مُصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیا، عُثمانِ باحیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جُود و سَخا پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بہُت زِیادہ چندہ پیش کِیا۔ حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تواُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو(100) کا اعلان کِیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ص ۳۹۵،از کراماتِ عثمانِ غنی، ص ۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا لقب، صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس طرح دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اپنا مال لُٹاتے تھے، اسی طرح خُود بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں دوبار ہجرت کی، ایک بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے دو ہجرتیں کرنے والا۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص ۴۰، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ج۱، ص ۷۴۹، کرامات عثمان غنی، ص ۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا! کہ اَمیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ کی عظمت کے پیشِ نظر کِن کِن اَلقابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ یقیناً ایک آدمی کے عُمدہ اَوصاف جتنے زِیادہ ہوں گے اتنا ہی اسے اچھے اَلقاب اور اچھے انداز سے یاد کیا جائے گا۔ اَمیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اتنے اَلقابات کا ہونا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان کی علامت ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور شانِ عثمانِ غنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے لُطف وکرم کے سبب اس کی تعریف میں رَطَبُ اللِّسان رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے اور اس سے قائم ہونے والے والہانہ تَعَلُّق کا اِظہار کرے۔ اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لَبِ جاں بخش نے کئی بار جُنبش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جَنَّت کا مُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو کامل حیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے! شانِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق چار (4) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. عُثمان مجھ سے ہے اور میں عُثمان سے ہوں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/ ۱۰۲)
2. جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عُثمان بن عفّان ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ۳۹/ ۱۰۴)
3. بروزِ قِیامت عُثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/ ۱۲۲)
4. حَیا ایمان سے ہے اور میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ حیادار عثمان ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/ ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حَیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نہایت عُمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیّت میں بھی کئی بُرائیوں سے دُور رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ

کبھی فُضُول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنّا کی، زَمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَیْعَت کی ہے، تب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چُھوا۔(تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۲۵) مزید فرماتے ہیں: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ پاک سے حیا کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔(مرقاۃ المفاتیح ج۸ ص۸۰۳، تحت الحدیث ۵۰۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا تھی، جبکہ ہمارے ہاں بے شَرمی و بے حَیائی کا عالَم یہ ہے کہ بعض لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے فُحش (بیہودہ) مَناظر کبھی تنہا تو کبھی پوری فیملی کے بیچ میں بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، اب تو معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ اِس قدر عام ہو گیا ہے کہ موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا اِرتکاب بآسانی کیا جاتا ہوگا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کی منازل کی تلاش اور دُنیوی معلومات سے اپنے آپ کو ہر وقت اپ ڈیٹ رکھنے کی سوچ میں شاید کئی لوگ گناہوں کے سمندر میں اُتر کر اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہوں گے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (Function) کا اِنتظام کیا جاتا ہے، جن میں مرد و عورت کا اِختلاط (مَیل جول) اور ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مجالس نَقَّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ الغرض ہمارا مُعاشرہ فَحاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جارہا ہے، جس کے سبب خاص کر نئی نَسل اَخلاقی بے راہ رَوی وشدید بدعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں حیا ختم ہونے کے سبب ہی ہم سرِعام

ناجائزو حرام کام اور ڈھیروں گُناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بد گُمانی، غیبت، چُغلی، جُھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، شراب، جُوا، چوری، ڈکیتی، سُود ورِشوت کا لَین دَین، ماں باپ کی نافرمانی، اَمانت میں خِیانت، غُرور و تکبُّر، حَسد و رِیاکاری، حُبِّ جاہ، بخل و خُود پَسندی وغیرہ وغیرہ گُناہوں کا اِرتِکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم و حَیا ہمیں چُھو کر بھی نہیں گُزری۔

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خُدا بٹھانے اور شرم وحَیا اَپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربیَت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سَنوارنے کیلئے روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی مذاکرے میں مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے حوالے سے مدنی پھول عطا فرماتے ہیں کہ: "ہر روز فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کریں اور ذِمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں، 10 تاریخ کا اِنتظار نہ کریں"۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیے اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس"

اس کے علاوہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس ہے، ♣ چوک درس کی برکت سے مسلمانوں کو نیکی دعوت دینے کا ثواب ملتا ہے۔ ♣ چوک درس کی برکت سے اللہ

پاک ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔♣ چوک درس لوگوں کو سنتوں کے قریب کرنے کا سبب بنتا ہے۔♣ چوک درس کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں کامیابی ملتی ہے۔♣ چوک درس کی برکت سے دین کی باتیں سیکھنے کا جذبہ ملتا ہے۔♣ چوک درس امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعائیں حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے۔ کیونکہ درس دینے والوں کو امیر اہلسنت یوں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سُنّت
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟

لانڈھی (باب المدینہ، کراچی پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے علاقے میں ایک ویڈیو سینٹر کے باہر دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی اصلاحِ اُمّت کی کُڑھن میں موسمِ گرما کی تپش اور موسمِ سرما کی شِدّت کی پرواکئے بغیر مُستَقِل مزاجی سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ اسلامی بھائی اس ویڈیو سینٹر کے مالک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے لیکن وہ روزانہ مصروفیت کا کہہ کر معذرت کرلیتا بالآخر ایک دن چوک درس میں شرکت کرہی لی۔ جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے درس شروع کیا تو خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے سے بھرپور الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہوگئے۔ دل ودماغ پر چھائے غفلت کے پردے ہٹ گئے، ان پر چوک درس کی برکت سے فکرِ آخرت غالب آگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تھوڑے ہی عرصے میں ان میں مُثبت تبدیلی آنے لگی۔ انہوں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرلی اور گُناہوں

میں مبتلا کرنیوالا کاروبار (ویڈیو سینٹر) ختم کر دیا اور دھاگہ، لیس کا کام شروع کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عُثمان کا مُسلمانوں کے لیے پانی خریدنا:

منقول ہے کہ جب مُہاجرین، مکہ مُعظَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا سے ہجرت فرما کر مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا آئے تو یہاں کا نمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بنی غفّار سے تعلّق رکھنے والے ایک شخص کی مِلک میں پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے "رُومہ" کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مشک ایک "مُد" کے عِوض بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت (جنّتی چشمے) کے عِوض بیچ دو۔ اُنہوں نے عرض کی: "یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرا اور میرے بچوں کا گُزر بَسر اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی اِستطاعت نہیں۔" جب یہ خبر حضرت سیّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ مالِک سے پینتیس ہزار (35000) دِرہم میں خریدلیا، پھر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: **"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَجۡعَلُ لِیۡ مِثۡلَ الَّذِیۡ جَعَلۡتَہٗ لَہٗ عَیۡنًا فِی الۡجَنَّۃِ اِنِ اشۡتَرَیۡتُھَا؟** یعنی یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس شخص کو جنّتی چشمہ عطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حُضُور مجھے عطا فرمائیں گے؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مُسلمانوں پر وقف کر دیا۔ (معجم کبیر، بشیر الاسلمی ابو بشر، ج۲، ص۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا! جس وَقت مُسلمانوں کو پانی کے حوالے سے شدید پریشانی تھی تو اَمیرُ الموٴمنین حضرت سیّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ پُورا چشمہ خرید کر راہِ خدا میں وَقف کر دیا۔ ہمیں بھی چاہیے اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اور اس کی

حاجت پُوری کرنے کی اِستِطاعت رکھتے ہوں تو اس کی مُشکِلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔ وہ شخص بڑا ہی خُوش نصیب ہے جو مُحتاجوں کی مدد کرتا، غَریبوں کی دادرَسی کرتا، غمگینوں کی غمگساری اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرتا ہے کیونکہ جو مخلوق پر رَحم کرتا ہے، اللہ کریم بھی اس پر رَحم و کرم کی ایسی بارش فرماتا ہے کہ اس کی زِندگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجاتی ہیں۔ آیئے! اس بارے میں دو(2) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. جس نے مومن کی دُنیوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کی، اللہ پاک قِیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور فرمائے گا، جو دُنیا میں تنگ دَست کو آسانی فَراہَم کرے گا، اللہ پاک دُنیا و آخرت میں اس کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جو دُنیا میں کسی مُسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ پاک دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ پاک اس وَقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

2. جو شخص اپنے بھائی کی حاجت رَوائی کے لئے چلے، اس کا یہ عمل اس کے لیے دس(10) سال اِعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ پاک کی رِضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ کریم اس کے اور جہنَّم کے درمیان تین(3) خَندَقیں حائل فرمادیتا ہے اور ان میں سے دو(2) خَندَقوں کا دَرمیانی فاصلہ مَشرِق و مَغرِب کے فاصلے سے زِیادہ ہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین.. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

اللہ پاک ہمیں بھی اپنے مُسلمان بھائیوں کی خبر گیری کرنے اور ان کی مُشکِلات حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساقیِ کوثر نے سَیراب فرمادیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے تو وہ اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اللہ کریم غیب سے اس کی حاجات کو پُورا فرماتا ہے۔ چونکہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی ساری زِندگی لوگوں کی حاجتیں پُوری کرنے، ان کی مُشکلات حل کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے میں بَسر فرمائی، اس لیے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر آزمائش آئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پانی بند کر دیا گیا تو جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود آکر حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سیراب فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ جن دِنوں باغیوں نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جا رہی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ سے مُلاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: ''**مَرْحَبًا بِاَخِیْ** یعنی اے میرے بھائی! خوش آمدید۔'' پھر اِرْشاد فرمایا کہ اے عبدُ اللہ بن سلام! میں نے آج رات رَحمتِ عالمیان، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس رَوشن دان میں دیکھا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنتہائی مُشفِقانہ (یعنی ہمدردانہ) لہجے میں اِرْشاد فرمایا: اے عُثمان! ان لوگوں نے قید کرکے اور پانی بند کرکے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟'' میں نے عَرض کی: ''جی ہاں۔'' تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے اُس میں سے پینا شُروع کیا یہاں تک کہ سیراب

ہو گیا اوراب اِس وَقت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کررہاہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: "**اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَیْھِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا** یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو میں ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری مدد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفطار کرو۔" تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُراَنْوار میں حاضر ہو کر روزہ اِفطار کرنا پسند کیا۔ (حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رُخصت ہو کر چلا آیا) اور اُسی روز باغیوں نے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر دیا۔ حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ "حضرتِ علّامہ اِبْنِ باطِیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قول کے مُطابِق اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار والا یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔" (الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۳۱۵، کراماتِ عثمانِ غنی، ص:۱۲)

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ کریم کے فضل و کرم اوراس کی عطا سے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: "**اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَیْھِمْ** یعنی اگر تمہاری خواہش ہو توان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری اِمداد کروں؟۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اپنے مدفن کی خبر دے دی۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ کریم اپنی عطا سے اپنے محبوب بندوں کو لوگوں کی اِمداد کرنے پر قُدرت عطا فرماتا ہے، اسی طرح وہی ربِّ کریم ان نیک ہستیوں میں سے جسے چاہتا ہے عِلمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے قبرستان "جَنَّۃُ الْبَقِیْع" کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جو "حَشِّ کَوْکَب" (ایک انصاری شخص کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: عنقریب یہاں ایک مَردِ صالح کو دَفن کیا جائے گا۔" چُنانچہ آپ کے اس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودَھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ تو روضۂ مُنَوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا اور نہ ہی جَنَّۃُ الْبَقِیْع کے اُس حصّے میں مدفون کئے جاسکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا، بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مَقام "حَشِّ کَوْکَب" میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ نے اِرشاد فرمایا تھا، نیز یہ وہ مَقام تھا جہاں کسی کی تدفین کے مُتَعَلِّق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قبر ہی نہ تھی۔ (ریاض النضرۃ، ج۳، ص ۴۱ ملخصًا، کراماتِ صحابہ ص ۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۳۱۵، ملخصًا)

عِلمِ غیب اور اَوْلِیاءُ اللہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم اپنے اَوْلیاء کو اِن باتوں کا علم عطا فرمادیتا ہے کہ وہ کب اور کہاں وفات پائیں گے اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ اور کسی کام

30 اگست کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے
www.dawateislami.net

کے اَنجام اور مُستَقبِل کے حالات کو جان لینا علمِ غیب کہلاتا ہے۔ اَمِیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسا اِرشاد فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اب ذرا سوچئے! جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی، اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں اِرشاد فرمارہے ہیں تو اللہ کریم نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر علمِ غیب سے نوازا ہوگا؟ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر 24 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پ:۳۰، التکویر: ۲۴) تَرجَمۂ کنز العرفان: اور یہ نبی غیب بتانے پر ہر گز بخیل نہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔ (خوفناک جادوگر، ص ۱۳) حضرت امام علّامہ احمد بن محمد خطیب قَسطلانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِلْمِ غیب پر مُطَّلع (باخبر) ہیں، یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بہت مشہور اور ہر ایک کی زبان پر تھی۔ (المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الثامن فی طبہ...الخ، الفصل الثالث فی انبائہ بالانباء المغیبات، ج۳، ص ۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ

لائبریری" بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتَمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَه کی کُتُب و رَسائل اور CDs, VCDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے رسالے "163 مَدنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: دو رَکعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸) (2) ارشاد فرمایا: مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔ (مسندِ احمد، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ☆ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے،

بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔(جمع الجوامع،۲۴۹/۵،حدیث:۱۴۸۶۷)

اعلان:

مسواک کرنے کی بقیہ سنتیں اورآداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا یہ سنتیں اور آداب جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

30 اگست کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (5)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (6)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (7)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ

5...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

7...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

30 اگست کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

قَدر حاصل کرلی۔ (8)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک) 30 اگست 2018ء

(1): سُنّتیں اورآداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

☆ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۳/۲۷) ☆ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔ ☆ مِسواک پیلو یا زیتون یا

---

8 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔☆ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆ مِسوا ک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (Gap) کا باعث بنتے ہیں۔☆ مِسواک تازہ ہوتوخُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے۔☆ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔☆ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے۔☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔☆ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔☆ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے۔☆ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو۔(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۱/۶۲۳)☆ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہوجائے تو پھینک مَت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔☆ مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"فضائلِ مسواک"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق " نیا لباس پہننے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِیْ مَا اُوَارِی بِہٖ عَوْرَتِی، وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی حَیَاتِی

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ پاک کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔ (ترمذی، احادیث شتی، باب من ابواب الدعوات، ۵/۳۲۷، حدیث: ۳۵۷۱)

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو

حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے

ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو12 مرتبہ اشارے سے گفتگو12 مرتبہ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِاہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی ، صدقِ دل ، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد